بائبل میں آپؐ کا تذکرہ

شیخ احمد دیدات

بائبل کی ایک آیت کے حوالے سے احمد دیدات صاحب کا ایک پادری صاحب سے مکالمہ ہوا تھا۔ انھوں نے اس کی روائیداد پر ایک کتابچہ لکھا ہے جس کا نام ہے WHAT THE BIBLE SAYS ABOUT MUHAMMAD (Peace be upon him) اردو میں اس کا خلاصہ البلاغ فاؤنڈیشن کے شکریہ کے ساتھ مجلہ علوم اسلامیہ کے قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے:

میں نے پادری صاحب سے سوال کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق بائبل کیا کہتی ہے؟ انھوں نے بلا جھجک جواب دیا کہ کچھ نہیں۔ میں نے پوچھا کیوں نہیں؟ آپ لوگوں کے مطابق بائبل میں بہت ساری پیشینگوئیاں ہیں جیسے سوویت یونین کا عروج، آخری دنوں اور رومن کیتھولک کے پوپ کی خبریں۔ انھوں نے کہا جی ہاں! لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق وہاں کچھ نہیں ہے۔ میں نے پھر پوچھا کہ آخر کیوں نہیں؟ یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت وہ ہے جس نے ایک امت برپا کی ہے جو کروڑوں کہ تعداد میں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ انؐ ہی کی سند پر مومنوں کا ایمان ہے کہ: (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ تھی۔ (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح ہیں۔ (۳) اللہ کے اذن سے انھوں نے مردوں کو زندہ کیا۔ پیدائشی اندھوں اور کوڑھیوں کو ٹھیک کیا۔ (اگر بائبل میں پوپ کی خبر ہوسکتی ہے تو۔۔۔ مترجم) یقیناً بائبل کو اس عظیم راہنما کے لئے کچھ کہنا چاہیے جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ بی بی مریم کے لئے اتنی اچھی باتیں کیں۔ ضعیف العمر پادری صاحب نے جواب دیا کہ میرے بیٹے میں گذشتہ پچاس سال سے بائبل کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور اگر اس میں انؐ کا کوئی ذکر ہوتا تو میرے علم میں ہوتا۔

میں نے پوچھا کہ آپ لوگوں کے مطابق کیا تورات میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی آمد کے لئے سینکڑوں پیشینگوئیاں نہیں ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان ہزاروں میں سے کیا آپ صرف ایک پیشینگوئی بتا سکتے ہیں جس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا ذکر نام لے کر کیا گیا ہو۔ مسیح نام نہیں بلکہ لقب ہے۔ کیا کوئی ایک پیشینگوئی بھی ہے جو بتاتی ہو کہ مسیح کا نام عیسٰی علیہ السلام ہوگا اور ان کی والدہ کا نام مریم ہوگا۔ نہیں، ایسی تفصیلات نہیں ہیں۔ پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ان ہزاروں پیشینگوئیوں میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا حوالہ ہے؟

پادری صاحب نے سمجھایا کہ دیکھو! پیشینگوئیاں کسی ایسی چیز کی لفظی تصویر ہوتی ہیں جو مستقبل میں ہونے والی ہے۔ جب وہ چیز حقیقتاً وقوع پذیر ہوتی ہے تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ اس میں پیشینگوئی کی تکمیل ہوئی ہے۔ میں نے کہا آپ دراصل جو کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ اخذ کرتے ہیں، دلیل لاتے ہیں دو اور دو کو جمع کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حقانیت ثابت کرنے کیلئے ہزاروں پیشینگوئیوں کے ساتھ آپ کو اگر یہ کچھ کرنا ہوتا ہے، تو کیوں نہ یہی طریقہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے اختیار کریں۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ مسئلہ کو سلجھانے کیلئے یہ ایک منصفانہ اور معقول راستہ ہے۔

میں نے ان سے DEUTERONOMY کے باب ۱۸ کھولنے کے لئے کہا۔ انھوں نے کھولا تو میں نے یہ آیت زبانی پڑھ کر سنائی۔ اس کا مفہوم یہ ہے: میں اٹھاؤں گا ان کیلئے ایک پیغمبر ان کے بھائیوں میں سے، تیرے (یعنی موسٰی علیہ السلام) جیسا، اور میں رکھوں گا اپنے الفاظ اس کے منہ میں، اور وہ بتائے گا ان کو وہ سب کچھ جو میں حکم دوں گا اس کو۔

آیت تلاوت کرنے کے بعد میں نے پوچھا کہ اس پیشینگوئی میں کس کا حوالہ ہے؟ کسی جھجک کے بغیر انھوں نے جواب دیا کہ عیسٰی علیہ السلام۔ میں نے پوچھا عیسٰی علیہ السلام کیوں؟ ان کا نام تو یہاں نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ پیشینگوئیاں آنے والی کسی چیز کی لفظی تصویر ہوتی ہیں اور ہم اس آیت کے الفاظ کو ان کی (حضرت عیسٰی علیہ السلام کی) پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ دیکھو! اس پیشینگوئی میں سب سے اہم الفاظ ہیں 'تیرے جیسا'۔ موسٰی علیہ السلام جیسا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام، حضرت موسٰی علیہ السلام جیسے ہیں۔ میں نے سوال کیا کس لحاظ

سے حضرت عیسٰی علیہ السلام، حضرت موسٰی علیہ السلام جیسے ہیں؟ جوب تھا کہ اوّلاً حضرت موسٰی علیہ السلام ایک یہودی تھے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی ایک یہودی تھے۔ ثانیاً حضرت عیسٰی علیہ السلام، حضرت موسٰی علیہ السلام جیسے ہیں اور بالکل یہی وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو پیشگی بتائی تھی ''تیرے جیسا''۔ میں پوچھا کیا آپ حضرت موسٰی علیہ السلام اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے درمیان کسی اور یکسانیت کا سوچ سکتے ہیں؟ تو انھوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں کہا کہ مذکورہ آیت میں بیان کردہ پیغمبر کو پہچاننے کے اگر یہی دو معیار ہیں تو موسٰی علیہ السلام کے بعد کسی بھی پیغمبر، جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام، ذکریا علیہ السلام، یحیٰی علیہ السلام وغیرہ پر یہ معیار فٹ آتے ہیں، کیونکہ وہ سب یہودی بھی تھے اور پیغمبر بھی تھے۔ پادری صاحب کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔

میں نے کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بلکل حضرت موسٰی علیہ السلام جیسے نہیں۔ اگر میں غلط ہوں تو میری اصلاح کردیں۔ میرے دلائل یہ ہیں: اولاً آپ لوگوں کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا ہیں (نعوذ باللہ)، لیکن حضرت موسٰی علیہ السلام خدا نہیں ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟ پادری صاحب نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اس لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام، حضرت موسٰی علیہ السلام جیسے نہیں ہیں۔ ثانیا آپ لوگون کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پھانسی چڑھ کے دنیا کے گناہوں کا کفارہ ادا کیا، لیکن موسٰی علیہ السلام نے ایسا نہیں کیا۔ کیا یہ درست ہے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ ثالثاً آپ لوگوں کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام تین دن کے لئے دوزخ میں گئے لیکن حضرت موسٰی علیہ السلام دوزخ نہیں گئے۔ کیا یہ درست ہے؟ انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا اس لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام، حضرت موسٰی علیہ السلام جیسے نہیں ہیں۔

لیکن پادری صاحب! یہ سب ٹھوس حقائق نہیں ہیں بلکہ عقائد ہیں، جب بچے غلطی کر سکتے ہیں اور ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔ تو آیئے ہم سادہ اور آسان انداز میں بات کریں جسے بچے بھی آسانی سے سمجھ سکیں۔ اس تجویز پر پادری صاحب خوش ہوئے۔

میں نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک والد تھے اور ایک والدہ تھیں۔لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صرف والدہ تھیں۔کیا یہ درست ہے؟انھوں نے کہا ہاں۔اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام،حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نہیں ہیں۔لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰؑ جیسے ہیں۔حضرت موسیٰؑ اور محمدﷺ،دونوں عام فطری طریقے سے پیدا ہوئے تھے لیکن حضرت عیسیٰؑ ایک خصوصی معجزے سے پیدا کیے گئے تھے۔کیا یہ درست ہے؟پادری صاحب نے فخریہ کہا ہاں۔اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام،حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نہیں ہیں لیکن محمدﷺ،حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اور محمدﷺ نے شادی کی اور ان کے بچے ہوئے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام عمر کنوارے رہے۔کیا یہ درست ہے؟انھوں نے کہا ہاں۔اس لئے حضرت عیسیٰؑ،حضرت موسیٰؑ جیسے نہیں ہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰؑ جیسے ہیں۔حضرت موسیٰؑ اور محمدﷺ کو ان کے لوگوں نے ان کی زندگی میں پیغمبر تسلیم کرلیا تھا لیکن حضرت عیسیٰؑ کو ان کے لوگوں نے یعنی یہودیوں نے نہ تو ان کی زندگی میں پیغمبر مانا اور نہ ہی آج دو ہزار سال بعد انھیں پیغمبر تسلیم کرتے ہیں۔کیا یہ درست ہے انھوں نے کہا ہاں۔اس لئے حضرت عیسیٰؑ،حضرت موسیٰؑ جیسے نہیں ہیں لیکن محمدﷺ حضرت موسیٰؑ جیسے ہیں۔حضرت موسیٰؑ اور محمدﷺ پیغمبر بھی تھے اور بے تاج بادشاہ بھی تھے۔دونوں کو اپنے لوگوں کی زندگی اور موت پر اختیار حاصل تھا۔لیکن حضرت عیسیٰؑ صرف پیغمبر تھے۔خود ان کا اپنا قول ہے کہ میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں ہے(JOHN 18:36) کیا یہ درست ہے؟انھوں نے کہا ہاں۔اس لئے حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ جیسے نہیں ہیں لیکن محمدﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے ہیں۔حضرت موسیٰؑ اور محمدﷺ نئے ضابطے اور نئی شریعت لے کر آئے۔لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خود اپنا قول ہے کہ یہ مت سمجھو کہ میں شریعت تبدیل کرنے آئے ہوں(MATHEW 5:17-18) انھوں نے خود حضرت موسیٰؑ کے احکام پر عمل کیا اور یومِ سبت کا احترام کیا۔کیا یہ درست ہے؟انھوں نے کہا ہاں۔اس لئے حضرت عیسیٰؑ،حضرت موسیٰؑ جیسے نہیں ہیں لیکن محمدﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے ہیں۔حضرت موسیٰؑ اور محمدﷺ دونوں کو طبعی موت آئی لیکن عیسائی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو پھانسی دی گئی۔کیا یہ درست ہے؟انھوں نے کہا ہاں۔اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نہیں ہیں لیکن محمدﷺ

حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے ہیں۔حضرت موسیٰؑ اور محمدﷺ دونوں زمین میں دفن ہیں لیکن آپ لوگوں کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں آرام فرما ہیں۔کیا یہ درست ہے؟اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نہیں ہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے ہیں۔

پادری صاحب!اب تک میں نے پیشینگوئی میں سے صرف ایک فقرہ۔۔۔''تیرے جیسا''۔واضح کیا ہے لیکن پیشینگوئی،اس سے زیادہ ہے۔اس میں ہے کہ میں اٹھاؤں گا ان کے لئے ایک پیغمبر ان کے بھائیوں میں سے،''تیرے جیسا''۔اس میں اہمیت اس فقرے کی ہے''ان کے بھائیوں میں سے۔''

بائبل میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کا نام جو بی بی حاجرہ سے تھے،اسماعیل علیہ السلام رکھا(GENESIS 17:23)۔اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام ایک باپ حضرت ابرہیمؑ کے بیٹے ہیں تو وہ بھائی ہیں۔اس لئے ایک کی اولاد دوسرے کی اولاد کی بھائی ہے۔حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد یہودی ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد عرب ہیں۔اس طرح وہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔اور اس طرح محمدﷺ اسرائیلیوں کے بھائیوں میں سے ہیں۔پیشینگوئی میں بہت صاف وضاحت ہے کہ آنے والا پیغمبر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا ہوگا،بنو اسرائیل میں سے نہیں ہوگا یا خود ان میں سے نہیں ہوگا بلکہ ان کے بھائیوں میں سے ہوگا۔اس لئے محمدﷺ ان کے بھائیوں میں سے تھے۔

پیشینگوئی میں اس کے آگے ہے کہ اور میں رکھوں گا اپنے الفاظ اس کے منہ میں۔اب دیکھیں شروع میں آپ سے میں نے باب ۱۸ کی آیت ۱۸ کھولنے کے لئے کہا تھا۔اس وقت اگر میں آپ سے پڑھنے کے لئے کہتا اور آپ اسے پڑھتے،تو کیا میں اپنے الفاظ آپ کے منہ میں رکھتا؟انھوں نے کہا نہیں لیکن اگر مجھے آپ کو ایسی زبان سکھانی ہے جو آپ نہیں جانتے اور اگر میں آپ سے کہوں کہ میری بات کو دہرائیں،جیسے قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ اور آپ اسے دوہرائیں،تو کیا میں اپنے الفاظ آپ کے منہ میں نہیں رکھوں گا۔انھوں نے اتفاق کیا کہ یہ واقعی ایسا ہے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ غارِ حرا میں جب جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اِقْـرَا انھوںؐ نے جواب دیا مَـا اَنَا بِقَارِءٍ (میں پڑھنا نہیں جانتا)۔جب تیسری مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ

السلام نے کہا اقــرا بـاسـم ربک الـذی خلق ،تو محمدﷺ نے سمجھا کہ انھیں دوہرانا ہے اور انھوں نے وہ الفاظ اسی طرح دوہرائے جیسے وہ ان کے منہ میں رکھے گئے۔اس کے بعد ۲۳ سال تک الفاظ ان کے منہ میں رکھے جاتے رہے اور وہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دوہراتے رہے بالکل اسی طرح جیسا پیشینگوئی میں ہے۔

پادری صاحب نے کہا آپ کی تمام باتیں بہت خوب معلوم ہوتی ہیں لیکن یہ سب بے نتیجہ ہیں کیوں کہ ہم عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا اوتار مانتے ہیں جنھوں نے ہمیں گناہ کے بندھن سے نجات دی۔(18 مئی 2006)

سیرت طیبہؐ کی روشنی میں

عہد حاضر کے حوالے سے امت مسلمہ کی رہنمائی

(سیرت النبیؐ پر پانچ صدارتی ایوارڈ یافتہ تحقیقی مقالات)

(رواداری، احتساب، کفالت، مثالی نظام تعلیم، نیو ورلڈ آرڈر)

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(زیر طبع)